بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — اَللّٰہُ نُورُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ مَثَلُ نُوْرِہٖ کَمِشْکٰوۃٍ فِیْہَا مِصْبَاحٌ — نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

جلد ۸ — نمبر ۱۵

مصباح

زنانہ اخبار — مہینے میں دوبار

یکم اگست ۱۹۳۴ء — چندہ سالانہ دو۲ روپیہ ۱۲؍ — ۱۹؍ ربیع الثانی ۱۳۵۳ھ

ایڈیٹر قاضی محمد ظہور الدین اکمل

قادیان دارالامان سے یکم و پندرہ کو شائع ہوتا ہے

فہرست مضامین

صفحہ	مضمون	مضمون نگار
۳/۷	حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تمام دنیا کے لئے مصلح موعود ہیں	محترمہ عظمت بنت سردار کرم داد خان صاحب
۷/۱۲	آنحضرت صلعم کے لعل دہن ۔ ۔ ۔ ۔	محترمہ اہلیہ بابو محمد فاضل صاحب
۱۲/۱۳	رپورٹ لجنہ گوجرانوالہ و لجنہ پشاور ۔ ۔	سیکرٹریان
۱۳/۱۴	کلاہ گوشۂ دہقاں باسماں رسید ۔	محترمہ زینب
۱۴/۱۵	چندہ کشمیر مستورات ۔ ۔ ۔ ۔	فنانشل سیکرٹری
۱۶/۱۹	فہرست بقایا داران اخبار مصباح	

ولادتِ فرزند

تھی مئی کی گیارھویں دن جمعہ کا وقتِ سحر
گلشنِ عالم میں جب بادِ صبا لائی خبر

وقت و قسمت ہیں رفیقِ صحبتِ نیکو سیر
مژدۂ پرواز تجھکو بُلبُلِ بے بال و پر

اے گُلِ تر بے نیازِ خوفِ گلچیں تو بھی ہو
کھلکھلا اے نسترن نسرین رنگیں تو بھی ہو

ہو مُبارک دیکھنے والوں کو یہ آنکھوں کا نور
ہو مبارک اہلِ دل کو جامِ صہبائے سرُور

نیک بختی حق پرستی ہوں رفیقانِ شعور
مطمئن کن زندگی بخشے اِسے ربِّ غفور

انجمن آرائیاں آزاد کی منزل میں ہوں
قہقہے اور چہچہے ہر وقت اس محفل میں ہوں

مہدِ علم و دیں میں ہو جائے مُیسّر جھولنا
قابلِ تحسیں ہو اس غنچے کا ہنسکر پھُولنا

حبِّ احمدؐ دل میں ہو۔ لب پر رہے ادعُولنا
یہ نہ سیکھے درسِ حق کو یاد کر کے بھُولنا

بوستانِ احمدیؐ کا یہ شجر پھلتا رہے
صبحِ محشر تک دِیا اس بزم میں جلتا رہے

(از ... شیخ محمد رشید آزاد عفا عنہ)

شیخ ... صاحب کے ہاں ۱۱ مئی ۱۹۳۴ء لڑکا پیدا ہوا۔ خدا تعالیٰ مبارک کرے۔ خادم دین اور صاحب اقبال ہو۔ اللّٰہم آمین

بیوی کو ظریفانہ نصیحت

مری پیاری بیوی مری جان بیوی
کرو اَب کفایت سے گذران بیوی

بناؤ نہ لہنگا کہ کپڑا ہے مہنگا
نہ ہو صرف شلوار پر تھان بیوی

ذرا جھاڑو دے دو ذرا پانی بھر لو
اُٹھاؤ نہ سقّے کے احسان بیوی

میری لے کے پگڑی بنا لو دو پٹّہ
نہ ہووے گی کچھ کم تری شان بیوی

مرے زخمِ دل پر نہ چھڑکو نمک تم
دکھاؤ نہ خالی نمکدان بیوی

منگا لو کبھی تم چنے جَو کا آٹا
کہ اسکو بھی کھاتے ہیں انسان بیوی

(باقی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

مصباح

قادیان دارالامان ۔ مورخہ یکم اگست ۱۹۳۴ء

حضرت مسیح موعود علیہ السلام تمام دنیا کیلئے مصلح موعود ہیں

گو میرا علم اور فہم تو اس امر کی اجازت نہیں دیتا کہ میں اس موضوع پر پوری طرح روشنی ڈال سکوں۔ کیونکہ وہ بہت کم اور محدود ہے۔ لیکن جو حق کو پالیتا ہے۔ وہ چین بھی نہیں لیتا جبتک کہ اس حق کو دوسروں تک نہ پہنچا لے۔ سو یہی امر اس موضوع کا محرک ہوا جس کو ذیل میں درج کرتی ہوں:۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ایک الہام میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔ کل برکۃ من محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔ یعنی محمد رسول صلعم (فداہ اُمّی و ابی) تمام فیضان و برکات روحانیت و جسمانیت کے سرچشمہ اور منبع ہیں۔ یعنی ہر قسم کی برکت آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مل سکتی ہے۔ تو نبوت سے بڑھ کر اور کیا برکت ہوگی۔ فتبارک من علّم و تعلّم۔

پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام چونکہ ایک ایسے نبی کے تابع ہیں جو تمام کمالات کا جامع ہے جس کی شریعت اکمل و اتم ہے جو تمام دنیا کے لئے ہے۔ اسلئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھی وہ تمام قوتیں عطا کی گئیں جو تمام جہان کی اصلاح کیلئے ضروری تھیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نیز جیسا کہ حضور کو اللہ تعالیٰ نے صاف صریح لفظوں میں فرمایا کہ:۔ قل یا ایھا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعا (یعنی تمام لوگوں کو سنا دے کہ میں تم سب کی طرف رسول ہو کر آیا ہوں۔ اور حضور صلعم خود فرماتے ہیں:۔ کان النبی یبعث الی قومہ خاصۃً و بُعثتُ الی الناس عامۃ (یعنی پہلے تو ہر ایک نبی ایک خاص قوم کی طرف مبعوث ہو کر آتا تھا۔ مگر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جتنے مذاہب اور قومیں دنیا میں موجود ہیں سب کی طرف مبعوث ہو کر آئے۔ کیونکہ آپؐ کی نبوت تمام نبوتوں پر حاوی ہوگئی اور حصول نبوت کو آپؐ سے وابستہ کر دیا گیا۔ اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی خُلَفَاءِ مُحَمَّدٍ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ۔

ایسا ہی آپؐ کے مظہر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔ جری اللہ فی حلل الانبیاء یعنی اللہ کا جری تمام نبیوں کے حُلّوں میں جسکو تفصیلاً آپؑ نے حقیقۃ الوحی ص ۷۲ حاشیہ پر لکھا ہے۔ کہ:۔

"خدا تعالیٰ نے مجھے تمام انبیاء علیہم السّلام کا مظہر ٹھہرایا ہے اور تمام نبیوں کے نام میری طرف منسوب کئے ہیں۔ میں آدمؑ ہوں۔ میں شیثؑ ہوں۔ میں نوحؑ ہوں میں ابراہیمؑ ہوں۔ اسحاقؑ ہوں۔ یعقوبؑ ہوں میں یوسفؑ ہوں۔ میں موسیٰؑ ہوں میں عیسیٰؑ ہوں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مظہر اتم ہوں۔ یعنی ظلّی طور پر محمدؐ اور احمدؐ ہوں۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پس معلوم ہُوا کہ تمام مذاہب میں ایک ہی مصلح کے آنے کی خبر الگ الگ ناموں سے دی گئی تھی سو خدا تعالیٰ نے ایک طرف تو ایسے سامان پیدا کر دئے کہ تمام دنیا کو ایک ہی مصلح اس کے منشاء اور حقیقی رضا کی طرف توجہ دلا سکے۔ دُوسری طرف تمام ادیان کے موعودہ مصلحین کے نام ایک ہی مصلح کو دیکر اپنے فعل سے یہ ثابت کر دیا کہ تمام مذاہب میں ایک مصلح کی خبر مختلف ناموں سے دی گئی تھی۔ غرضیکہ اب جبکہ وہ زمانہ آگیا جس میں ایک مصلح کا آنا مقدر تھا۔ اور تمام علامات پوری ہوگئیں۔ جو اس زمانہ کی تعیین کے لئے ضروری تھیں۔ اور جیسا کہ حدیثوں میں ہے کہ رسُول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔ کہ ایک زمانہ ہوگا کہ اگر ایمان ثریا پر چلا جائیگا تو ایک شخص فارسی الاصل اسکو اتار لائیگا۔ ایمان ثریا پر چلے جانا اور مسلمانوں کی حالت زار کا نقشہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس طرح کھینچتے ہیں فرماتے ہیں:-

اب تم میں خود وہ طاقت و قوّت نہیں رہی
وُہ سلطنت وُہ رعب وُہ شوکت نہیں رہی
وُہ علم وُہ صلاح وُہ عفت نہیں رہی
وُہ نور اور وُہ چاندسی طلعت نہیں رہی
وُہ درد وُہ گداز وُہ رِقّت نہیں رہی
خلقِ خدا پہ شفقت و رحمت نہیں رہی
دِل میں تمہارے یار کی اُلفت نہیں رہی
نیکی کے کام کرنے کی رغبت نہیں رہی
تم مر گئے تمہاری وُہ عظمت نہیں رہی
صورت بگڑ گئی ہے۔ وُہ صورت نہیں رہی

پس یہی وہ زمانہ ہے جو فسق و فجور سے بھرپور تھا اور ایمان سے کوسوں دور تھا۔ اور یہی وہ شخص ہے کہ جس نے ایسے زمانہ میں جبکہ کئی لوگ آسمان کی طرف ٹکٹکی لگائے بیٹھے تھے۔ تو کچھ غاروں کا منہ تک رہے تھے۔ کچھ کلجگ کے زمانہ کے منتظر تو کسی کی فاران کی چوٹیوں کی طرف نظریں اُٹھ رہی تھیں۔ غرضیکہ ہر حالت پکار پکار کر کہہ رہی تھی کہ سب ایک روحانی مصلح کے متلاشی اور حق کے پیاسے ہیں۔ کہ وہ خدا تعالیٰ کا نور ایک خطۂ زمین سے اٹھا اور تمام کرۂ ارض پر پھیل گیا۔ ہاں وہ چشمۂ صافی تھا جو کہ پیاسوں کو سیراب کر گیا۔ حضور فرماتے ہیں:-

مَیں وُہ پانی ہوں کہ آیا آسماں سے وقت پر
مَیں وُہ ہُوں نُورِ خُدا جس سے ہُوا دن آشکار

اے وہ لوگو جو ابتک اس چشمۂ فیض سے محروم ہو۔ اب تو گوشِ ہوش سے سُن لو کہ:-

خبر تھی جس کے آنے کی وُہ مرد باخدا آیا
وُہ تھا تو اُمّتی پر در لباس انبیاء آیا

کبھی آدمؑ کبھی موسیٰؑ کبھی یعقوب ابراہیمؑ
کبھی وُہ بانسری والا کرشنا میرزا آیا

(از حسن صاحب رہتاسی)

بس وہ آپؑ ہی ہیں جو عیسائیوں کے لئے عیسیٰ مسیح علیہ السلام اور مسلمانوں کے لئے مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں۔ نیز الہام رُدّر گوپال تیری مہما گیتا میں لکھی گئی۔ کے مطابق ہندوؤں کے لئے کرشن اوتار ہیں غرضیکہ وہ آپؑ ہی کی ذات بابرکات ہے کہ جس نے آکر خدا تعالیٰ پر ایمان ویقین کو اور اسلام کی محبت و عظمت کو لوگوں کے دلوں میں از سر نو تازہ اور قائم کر دیا۔ لوگ قرآن کریم کو محض غلافوں میں لپیٹ کر رکھنا جانتے تھے۔ اس کے علوم اور معرفت سے بالکل بے بہرہ تھے۔ آپؑ نے آکر بہرہ ور کیا اُس کے حقائق و معارف لوگوں پر کھول دیئے۔ نیز ہر مذہب وملت کے لوگوں کے غلط عقائد کی اصلاح کی اِنَّ الدین عند اللہ الاسلام سب کو اسلام کی دعوت برحق دی جو کہ آپکا نصب العین تھا جس غرض کے لئے مبعوث ہوئے تھے۔ اس غرض کو پورا کیا۔ اور ضرورت زمانہ کے لحاظ سے عین وقت پر جبکہ زمانہ کی حالت ناگفتہ بہ تھی آپ ظہور پذیر ہوئے۔ اور ایک جماعت پیدا کر کے اُس میں رُوحانی زندگی کی رُوح پھونک دی۔ اور انہیں غیر معمولی طور پر قوّت عملیہ بھردی۔ غرضیکہ زمانہ میں تغیر عظیم پیدا کر دیا سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ ؎

آکر مسیح پاک عجب کام کر گئے

اس کو نیا آسمان اور نئی زمین بنانا کہتے ہیں۔ اور یہ تو یقینی بات ہے کہ ہر وُہ شخص جو خدا تعالیٰ کے فرستادہ پر حق الیقین اور سچے دل سے ایمان لے آتا ہے ضرور اپنے اندر ایک تغیّر عظیم دیکھ لیتا ہے۔ خدا تعالیٰ اور اسکے محبوب کی محبّت و عشق کا بے پناہ جذبہ اپنے اندر سرائیت کرتا دیکھتا ہے۔ جو اس سے قبل نہ تھا۔ اور یہی سچے مامور کی نشانی ہے۔ کیونکہ وہ ایک صادق سے پیوند ہو کر ایمانی قوّت پا کر دم بدم تازہ بتازہ نشانوں کو دیکھنے خدا تعالیٰ کی طرف سے تمام حقایق و معارف اور تمام نصرتیں اور تائیدیں اور ہر قسم کے اعلام غیب کا مشاہدہ کرتے رہنے سے ان کے ایمان ایک مضبوط چٹان کی طرح ہو جاتے ہیں ؎

افسُردگی جو سینوں میں تھی دُور ہو گئی
ظلمت جو تھی دلوں میں وُہ سب نور ہو گئی
جو دَور تھا خزاں کا وُہ بدلا بہار سے
چلنے لگی نسیم عنایات یار سے
جاڑے کی رُت ظہور سے اس کے پلٹ گئی
عشق خُدا کی آگ ہر اک دل میں رٹ گئی
موجوں سے اس کی پردے وساوس کے پھٹ گئے
جو کفر اور شرک کے ٹیلے تھے کٹ گئے

(المسیح موعودؑ)

آپؑ کے دعوئے حقّہ پر مخالفوں کی یورشیں

اس سنت اللہ کے مطابق جو قدیم سے جاری ہے کہ یاحسرۃً علی العباد ما یاتیھم من رسولٍ الا کانوا بہٖ یستھزؤن۔ یعنی کوئی بھی نبی ایسا نہیں گذرا جس کے ساتھ ٹھٹھا اور استہزاء نہ کیا گیا ہو۔ تو یہ کس طرح ممکن تھا کہ آپؑ یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کے ساتھ وہ سلوک نہ کیا جاتا۔ سو یہ ظاہر ہے کہ اوائل بعثت میں آپؐ کی کس قدر مخالفت کی گئی۔ آپؐ پر جھوٹے مقدمات کئے گئے۔ عدالتوں میں مدعو کیا گیا۔ آپکی نسبت قتل کے منصوبے کئے گئے اور آپکی ہتک عزت کے تمام ذرائع انہوں نے اختیار کئے۔ غرضیکہ اپنی طرف سے ان مخالفوں نے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا ہر حیلے ہر مکر سے کام لیا۔ مگر آخر ناکام نامراد ہو کر انجام کار اپنی ان بد عملیوں سے خود ہی تباہ و برباد ہو گئے اور ہو رہے ہیں*

راستی کے سامنے کب جھوٹ پھلتا ہے بھلا
قدر کیا پتھر کی لعل بے بہا کے سامنے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔ کہ اے لوگو یقیناً سمجھ لو کہ میرے ساتھ وہ ہاتھ ہے جو آخر تک مجھ سے وفا کریگا۔ اگر تمہارے مرد اور تمہاری عورتیں اور تمہارے جوان اور تمہارے بوڑھے سب ملکر میرے ہلاک کرنے کے لئے دعائیں کریں یہاں تک کہ سجدے کرتے کرتے ناک گل جائیں۔ اور ہاتھ شل ہو جائیں۔ تب بھی خدا تعالیٰ تمہاری نہیں سنیگا۔ جبتک کہ وہ اپنا کام نہ کرلے۔ اگر انسانوں میں سے ایک بھی میرے ساتھ نہ ہو تو خدا تعالیٰ کے فرشتے میرے ساتھ ہونگے۔“
(ضمیمہ تحفہ گولڑویہ)

پس کیا دنیا نہیں جانتی کہ اب اس خدا کے محبوب کا مقابلہ کرنا اسکے غضب کو بھڑکانا ہے اور اس کی مخالفت کرنا خدا سے لڑائی کرنا ہے ورنہ کیوں اس کو پوشیدہ نہ رہنے دیا۔ اور اس کی جماعت کو روز افزوں ترقی دیکر تمام عالم میں عزت کے ساتھ اُس کے نام کو شہرت دیکر اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی کو ظاہر کر رہا ہے۔ لاغلبن انا ورسلی۔ دنیا پر خدا اور اُسکے رسول ہی غالب آکر رہیں گے*

پس جس کے کان سُننے کے ہوں وہ سُنیں کہ اب خدا کے فضل سے سلسلہ عالیہ احمدیہ کے سیلاب کو کوئی طاقت روک نہیں سکتی۔ یہ بڑھتا چلا جائے گا۔ یہانتک کہ تمام ادیان پر اسے غلبہ حاصل ہوگا اور وہ دن دُور نہیں کہ کل روئے زمین پر احمدیت یعنی حقیقی اسلام کا جھنڈہ لہرانے لگے اور اس ہادی برحق و مخبر صادق کا یہ الہام کہ ”بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے“۔ جلد از جلد پورا ہو۔ یہ فیصلہ اس قادر مطلق کی طرف سے ہے کسی انسان کی طرف سے نہیں۔ کیونکہ جب وہ کسی بندے کی تائید میں ہو جاتا ہے تو دنیا کی حکومتیں اور طاقتیں اسکے حکم کے مقابلہ میں عاجز آجاتی ہیں*

”پس اے قوم تم میں وہ خدا کا برگزیدہ رحمت کا نشان لیکر آچکا ہے۔ تم اس نوحؑ کی قوم کی مانند نہ بنو جس کو رحمت کے نشانوں سے حصہ لینا نصیب نہ ہُوا۔ بجز غرق کرنے کے معجزہ کے اور لوطؑ کی قوم کی مانند بھی نہ بنو جس نے بجز اس معجزہ کے کہ انکی زمین زیر و زبر کی گئی۔ اور انپر پتھر برسائے گئے۔ آؤ اور اس ہادیٔ برحق

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کی آواز پر لبیک کہو جس نے تم کو ان لفظوں سے پکارا ہے کہ:-

ع خذوا حظکم منی فانی امامکم
اذکرکم ایامکم وابشر
وقد جئتکم یا قوم عند ضرورۃ
فھل من رشید عاقل یتدبر

یعنی تم اپنا حصہ مجھ سے لو کہ میں تمہارا امام ہوں اور تمہارے دن تمہیں یاد دلاتا ہوں۔ اور بشارت دیتا ہوں اور اے میری قوم میں ضرورت کے وقت تمہارے پاس آیا ہوں۔ پس کیا کوئی تم میں رشید اور عقلمند ہے جو اس بات کو سوچے اور سمجھے *

خوب سن رکھو اور یقین سمجھو کہ اب تمہاری رہبری اور رہنمائی کے لئے اور کوئی نہ آئیگا۔ نہ آسمان سے نہ زمین سے اور اب کسی اور کا انتظار کرنا فضول اور بے سود ہے۔ مسیح موعودؑ فرماتے ہیں ع

سر کو پیٹو آسماں سے اب کوئی آتا نہیں
عمر دنیا سے بھی ہے اب آگیا ہفتم ہزار

پھر آخر کار جبکہ اسی کو قبول کرنا ہے تو پھر کیوں نہ ایمان میں سبقت لیجا کر خدا تعالےٰ کے سامنے سرخروئی حاصل کی جائے۔ کیونکہ اوّل ایمان کی نسبت بعد کے ایمان کی وہ قدر و قیمت نہیں ہوتی *

پس اے بہنو! اور بھائیو! میرا یہ آخری پیغام ہے۔ کہ اس وقت کو غنیمت سمجھو اور رائیگاں نہ جانے دو ورنہ آخر کو کف افسوس ملنا پڑے گا۔ کیونکہ ع

اک زماں کے بعد اب آئی ہے یہ ٹھنڈی ہوا
پھر خدا جانے کہ کب آویں یہ دن اور یہ بہار

تمہاری آئندہ نسلیں تو اس وقت کے لئے بھی ترسینگی کہ کاش وہ خلفاء وقت کا ہی زمانہ دیکھ لیتے پس کیا ہی مبارک اور خوش قسمت ہیں وہ لوگ جو اس وقت کو پہچان کر اس کی قدر کرتے ہیں۔ اس کی صداقت کو قبول کرتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے ابدی زندگی پاتے ہیں۔ اور اس پسر موعودؑ کی مقدس و مطہر ہستی کے قدموں پر آگرتے ہیں جس کے ہاتھ میں اسلامی فتوحات کی کلید ہے *

(خاکسار عظمت بنت سردار کرمداد خانصاحب انسپکٹر وصایا)

آنحضرت صلعم کی زوجہ من سے نکلا ہوا لعل
المسلم مرأۃ المسلم

ہمارے ہادی کی اُن پانچ خصوصیات میں سے جنکے باعث حضورؐ کا ستارۂ اقبال دوسرے انبیاء سے نرالی شان طرۂ امتیاز لئے ہوئے سب سے بلند نظر آتا ہے۔ ایک خوبی اور ایک خصوصیت یہ بھی ہے۔ کہ حضورؐ اکرم فرماتے ہیں اُوتیتُ جوامعَ الکلم یعنی اُس لاشریک ذات نے مجھے ایسا علم دیکر ممتاز کیا ہے کہ میں نہایت قلیل الفاظ کے ساتھ ایک بہت بڑے مقصد پر حاوی ہو سکتا ہوں۔ اور اس کی ذات کے طفیل میری ایک چھوٹی سی کلام میرے مولا کی شان علیم کی جھلک کو

دوبالا کرتی ہوئی گویا ایک معارف کی کان کا احاطہ کرتی ہے اور نہائیت لطافت کے ساتھ کئی معنوں کی طرف توجہ دلا کر انسان کو قیمتی نصائح کی روشنی کی طرف کھینچ لاتی ہے؛

میں اس خوبی کے حسن کو ناظرین کیلئے بے نقاب کرنے کے واسطے مندرجہ بالا حدیث کو پیش نظر رکھتی ہوں۔ کہ حضورؐ کے اقوال زرین کن لطافتوں کے ساتھ اپنے اندر خوبیوں کا ایک بحر ذخار...... رکھتے ہیں میں صدقے اس شان والے پر۔ کس انداز سے ہمیں اسنے ایک جملہ میں کئی نصائح کی تلقین کردی ہے۔ واقعی یہ عرب کی ریت سے ہیرے چھاننے والا وجود بالکل بے نظیر ہے۔ اور بے اختیار ہم سے اقرار کرواتا ہے سے

ختم شد بر نفس پاکش ہر کمال

حضورؐ نے فرمایا ہے (ترجمہ) ایک مومن شخص خواہ وہ مرد ہو خواہ عورت دوسرے کے لئے مثل آئینہ بنا کر بھیجا گیا ہے۔ ان چھوٹے سے اور سادہ الفاظ میں میں ان قیمتی نصائح کی طرف توجہ دلاتی ہوں کہ یہ معمولی سی عبارت کس طرح الگ الگ معنوں پر اپنا پرتو ڈالکر اپنی لطافت کا ثبوت آپ ہے۔ اور یہ کس یکتائی کے ساتھ یکے بعد دیگرے لاثانی محاسن کی طرف توجہ دلاتی ہے؛

حضور صلعم فرماتے ہیں۔ کہ اے مومن تو جس مقام میں سکونت پذیر ہے اُسے دار الجزا مت سمجھ وہ دار الامتحان ہے اور تیرے چاروں طرف ضلالت کا سمندر قیامت خیز طوفان برپا کر رہا ہے۔ دیکھ اور ہوش کر۔ تیرا پاک دامن کہیں بھنوروں سے تر نہ ہو جائے۔ تیری انسانیت کا اور تیرے اشرف المخلوقات ہونے کا تقاضا یہی ہے۔ کہ ڈوبنے سے پہلے سنبھل اور بوقت خطرہ اپنے بھائی کی مدد کا طالب ہو کر اپنی جان کو ہلاکت سے بچا...... کیونکہ تیری اور تیرے بھائی کی پیدائش کی غرض ہی ہمدردیِ انسان ہے اور بلحاظ مسلمان ہونے کے تجھ پر اسلام اور بھی زیادہ ذمہ واری ڈالتا ہے۔ بیشک تجھے تیری فطرت انسانی بوقت تکلیف کے مصیبت زدہ بھائی کے پاس باندھ کر بھی لیجاویگی لیکن اگر تو خلعت اسلام سے آراستہ ہے تو تیرا فرض ہے کہ اپنے دوسرے بھائی کی مدد آئینہ کی طرح صاف ہو کر بجالا۔ اور ہر کس و ناکس کی مدد میں منزہ از کثافت قلب ہو کر محض رضائے الٰہی کے لئے تو مدد کر اور تیرا دل مثل آئینہ شفاف ہو۔ تو امداد دے اور تیرا سینہ مثل نگینہ باآب ہو۔ کوئی رنجش تیرے دل پر جاگزیں نہ ہو۔ کوئی لالچ تیری دامن گیر نہ ہو بے عیب ہو کر اُس لاریب ذات پر بھروسہ رکھ اور خالقِ حقیقی سے اجر کا طالب ہو۔ یعنی حضورؐ فرماتے ہیں کہ ایک مسلمان میں ہر وصف کلی طور پر ہونا چاہیئے جو کسی آئینہ میں مضمر ہو سکتا ہے۔ کیونکہ ہر مسلمان دوسرے مسلمان کا آئینہ ہے۔ اب میں اُن نصائح کو نمبروار آئینہ کی مثال سے چسپاں کر کے آپ کے سامنے رکھتی ہوں؛

پہلی نصیحت:- وہ اسلام کا بادشاہ وہ توحید کا لاثانی ہیرو وہ عرب کا گوہر نایاب جسنے اپنی ساری عمر دنیا کی بھلائی چاہنے میں قربان کر دی۔ اسی پہلی نصیحت کو دُہراتا گیا؛

کہ اے بندگانِ خدا اور اے میری امت تمہاری زندگی رائیگاں نہ جاوے۔ ہاں غفلت سے مت گذارو۔ بیداری کی آنکھ سے دیکھو اور اپنی زندگی کے مقصد کو سوچو۔ تم میں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سے ہر ایک دوسرے کے لئے مثال آئینہ ... ہے یعنی اگر تم جسمانی عیب کے لئے آئینے کو اُٹھاتے ہو تو وہ تمہیں فوراً بتادیتا ہے اور من کل الوجوہ ... مطابق روشنی ہر عیب سے مطلع کر دیتا ہے۔ اسی طرح اگر تم میں سے بھی کسی کا تم کو کوئی روحانی عیب نظر آوے تو فوراً اسے بتا دینا چاہیئے کیونکہ جس طرح تم اپنے داغ دار چہرے کو لوگوں کے سامنے لے جانے سے شرم محسوس کرتے ہو اسی طرح اپنے داغِ روحانی کو درِ مولیٰ پر لے جانے کو بدرجہ اولیٰ قابل شرم سمجھو۔ اور فوراً بتا دو۔ تو معلوم ہوا کہ ہمارے آقا نے ہم کو ایک دوسرے کے لئے مثل آئینہ بننا سکھایا ہے اسلئے اگر کوئی عیب کسی کا نظر آوے تو فوراً بنظرِ استحسان وہ اپنے بھائی کو آگاہ کر دے ؛

دوسری نصیحت :- آئینے میں خدا نے ایک خاص وصف رکھا ہے کہ جب اُسے مُنہ کے سامنے لایا جاتا ہے تو وہ پورا اور صحیح عکس فوٹو انسان کے سامنے کھینچتا ہے۔ اور دیکھنے والے کی مطابق طاقت ہر عیب اور ہر خوبصورتی طشت از بام کر دیتا ہے۔ حسن ہو تو مٹاتا نہیں۔ بری بات ہو تو چھپاتا نہیں۔ اور بکمال دیانت ہر عیب و خوبی ظاہر کر دیتا ہے۔ صاف چہرے کو بدنما کبھی کر کے نہیں بتاتا یونہی اپنے پاس سے اسکے چہرے پر عیب دکھانے کی اُسے طاقت ہی نہیں بخشی گئی۔ تو اسی بات سے ہمارے دور اندیش آقا ہمکو توجہ دلاتے ہیں کہ بہنو اور بھائیو خیال رکھو اگر کسی میں عیب ہو تو صرف اُس کے نفس کو آگاہ کرو اور اگر نہ ہو تو یونہی تہمت کا زہر مت کھاؤ۔ ورنہ ہلاکت کی آگ تباہ کر دیگی۔ جھوٹی تہمت سے آئینے کی طرح ہی خاموشی بہتر ہے۔ اور اسی طرح جتنی کسی میں خوبی ہو اتنی ہی ظاہر کرو۔ کیونکہ تم آئینہ ہو اور اسکا صحیح عکس لے سکتے ہو۔ اسلئے اس کی اُتنی ہی بات کو ظاہر کرو۔ بالا از طاقت ثنا خوانی ٹھیک نہیں۔ یہی دو باتیں دنیا میں فساد کا سب سے بڑا ستون ہیں۔ اگر اس کی بنیاد ٹوٹ جاویگی تو جان لو کہ پھر تم ہر ایک بات پر حکمرانی کر سکتے ہو۔ اور بے دریغ صلح اور آشتی کا جھنڈا پھر بلند ہو سکتا ہے ؛

تیسری نصیحت :- نہایت ہی عجیب ہے۔ مثال آئینہ میں اُس رحمت للعالمین نے اس طرف توجہ دلائی ہے کہ اے مسلم تیرا آغاز و انتہا اپنے مولیٰ کو خوش کرنا ہے۔ اور وہ اسی طرح ہو سکتا ہے کہ تو اس کی مخلوق کو اسی طرح چاہنے والا ہو۔ جس طرح وہ تجھے چاہتا ہے۔ یعنی اگر تیرا بھائی تیری کسی بات سے ناراض ہوتا ہے تو تُو اس کے قریب تک بھی مت جا۔ دیکھ؟ تیرے سامنے شیشے کی مثال ہے۔ آئینہ کا کام ہے کہ اگر اُسے دیکھا جائے تو وہ اُن عیوب سے جو دیکھنے والے کے جسم پر ... ہوں بکمال ستاری صرف اُسی کی نظر تک محدود کر کے بتاتا ہے۔ اور نظر غیر کو آگاہ ہرگز نہیں ہونے دیتا۔ اسی طرح اے مسلم اگر ایک شیشہ اس قدر ستاری کا وصف اپنے اندر رکھتا ہے تو تجھ میں اس سے بڑھکر کیوں نہ پایا جائے۔ تو بھی اگر کسی کے عیب سے مطلع ہو تو تیری شان بھی یہی ہے کہ وصف ستاری تیرے دل سے دور نہ ہو تو بلحاظ مسلمان ہونے کے خدا کیطرف سے اس امانت کا امین بنایا گیا ہے کہ پوشیدہ طور سے اسی شخص کو جسکا تو نے کوئی عیب محسوس کیا ہے الگ ہو کر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخلاق حسنہ کے ساتھ نہایت سنجیدگی سے ہمدردی کے ساتھ آگاہ کردے تو تیسری نصیحت حضورؐ نے یہ فرمائی کہ اے مومن کہیں غفلت میں ستاری کو ہاتھ سے نہ چھوڑنا اور کہیں غیبت کا پیالہ شراب طہور سمجھکر منہ نہ لگالینا:۔

چوتھی نصیحت:۔ حیران ہوں کہ کن مکمّل الفاظ میں اُس حبیب خدا نے ہر ایک عیب سے پوری طرح بچانے کی کوشش کی اور ایسے الفاظ میں تلقین فرمائی کہ اہل بصارت رستہ پالیں اور تیرا دل ضلالت سے محفوظ ہو۔ کیا خوب شیشہ کی مثال ہے۔ کیونکہ شیشہ بنا ہی عیب دیکھنے کے لئے ہے۔ اور انسان شیشے سے عیب دیکھ کر شیشے کو برا نہیں کہتا اپنی اصلاح کیطرف توجہ کرتا ہے کون بیوقوف ہے جو شیشے سے اپنا عیب دیکھکر اُسے توڑنے کی کوشش کرتا ہے۔ یا اپنے داغ کا پیدا ہونا اس شیشے کے ذمہ لگاتا ہے۔ تو چوتھی نصیحت یہ نکلی کہ اگر تمہارا بھائی تم کو کسی قصور سے آگاہ کرے تو تم اُس کو بُرا مت کہو اپنے نفس کا محاسبہ کرو۔ اور اپنے عیب کی اصلاح کرو۔ کیونکہ اسمیں تمہارا بھلا ہے۔ اُس کا فائدہ نہیں۔ اگر تم اصلاح کروگے تو تمہارا اخلاقی حسن اپنی دوبالا شان میں آشکارا ہوگا:۔

پانچویں نصیحت:۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علاوہ دیگر نصائح کے اس مثال میں ایک جلالی اور نئی نصیحت کی طرف توجہ دلانا چاہتے ہیں۔ اور فرماتے ہیں کہ یہ کیسے ممکن ہو سکتا ہے۔ کہ ایک شخص کے پاس شیشہ ہو اور پھر اُس کے چہرے پر داغ ویسے کا ویسا لگا رہے۔ ہو نہیں سکتا کہ داغ محسوس ہو رہا ہو اور وہ بچشم خود معلوم بھی کر رہا ہو اور پھر اُس کے دُور کرنے کی کوشش نہ کی جاوے۔ اس طرح مسلمانو! کیا وجہ ہے کہ اگر یہ غیر ناطق اور ٹھوس چیز جسمانی عیب کو اس کی بدنمائی کی حقیقت سے آگاہ کرتے ہوئے دُور کر سکتی ہے تو کیا وجہ ہے کہ تم انسان ہو کر اس کی اصلاح نہیں کروا سکتے۔ اگر اُس میں ایک حصہ طاقت ہے تو خدا نے تمہیں بیس حصہ اُس سے بڑھکر دی ہے۔ تو پانچویں نصیحت میں رسول کریمؐ نے اپنی اُمّت کے مردہ دلوں کو اُبھارا ہے کہ مسلمانو شیشہ تو اصلاح کروالے اور تم اُس سے بھی قاصر رہو۔ اُٹھو اور ایک دُوسرے کو نیک نیتی کے ساتھ تمام عیوب سے پاک بنادو:۔

چھٹی نصیحت:۔ المسلم مرآۃ المسلم میں جو پہلا المسلم ہے اُس کا الف لام تعریفی یعنی معرفے کا ہے۔ اور یہ جس اسم پر بھی داخل ہو اُسے معرفہ بنادیگا اور اس کے معنے پھر عام مسلمان نہ رہینگے بلکہ ایک خاص شخص ہوگا۔ جو اسلام میں شرف کا نرالہ تاجِ اقبال پہنے ہوئے ہوگا۔ اور وہ وجود باجود حضرت محمدؐ مصطفےٰ صلعم ہے۔ تو پھر اس حدیث کا ترجمہ یوں ہوجاویگا۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہر مسلمان کے لئے آئینہ ہیں۔ یعنی اگر کوئی مسلمان اپنے نفس کی اصلاح کرنا چاہے اور اُسے نمونے کی ضرورت ہو یا اپنی کمزوریاں دیکھنے کے لئے شیشے کی ضرورت ہو تو وہ آنحضرتؐ کا اخلاق کریمانہ جو تَخَلَّقُوْا بِاَخْلَاقِ اللّٰہ کی سٹیج پر لانا چاہتا ہے۔ اُسے دیکھکر اپنی کمزوریوں کا مقابلہ کرے۔ تو چھٹی نصیحت اس سے یہ نکلی کہ اے لوگو تم ہرگز خدا کو یہ جواب نہیں دے سکتے کہ ہمارے

54

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پاس مثال موجود نہ تھی۔ تحدی کے ساتھ توجہ دلائی ہے ہر ایک مسلمان کے پاس آنحضرتؐ کا اخلاقی نمونہ ایک ایسا شیشہ ہے جو ہرگز دھندلا نہیں ہو سکتا ؛

ساتویں نصیحت :- اگر اس الف لام کو آخری لفظ یعنی **المُسْلِم** پر فرض کیا جاوے تو اُس سے بھی آنحضرت صلعم ہی مراد ہوں گے۔ اور اُس سے پھر اور ہی نتیجہ نکلیگا اور ایک اور ہی اُس پیارے کا ذوقِ لطافت معلوم ہوگا۔ اور اس کا ترجمہ یوں ہو جاوے گا کہ مسلمانوں کا وجود آنحضرتؐ کا شیشہ ہے اس میں حضورؐ نے دو پیشگوئیاں فرمائی ہیں۔ جس کی طرف حضور صلعم نے استعارةً توجہ دلائی ہے تاکہ صحابہؓ کا دل شکستہ نہ ہو جاوے۔

پہلی پیشگوئی :- کہ اے مومنو! میں ایک انسان ہوں اور بتقاضائے بشری اس جہان فانی سے عنقریب جانیوالا ہوں اور پھر میرا وجود مسلمانوں کے وجود میں نظر آویگا۔ کیونکہ ہر مسلمان میرے وجود کا شیشہ ہے وہ فوراً میری ذات کے متعلق پتہ دیگا ؛

دُوسری پیشگوئی :- کہ ہر وہ مسلم جو توحید کے علم کو ہاتھ میں لئے ہوئے ہے۔ بالفاظ دیگر وہ دُوسرے نقشہ میں میرا ہی وجود ہے۔ اور اُس کا وجود میرے وجود کی خبر دے رہا ہے۔ جس طرح دیوار معمار کا پتہ دیتی ہے اسی طرح مُسلمان میرے وجود کی خبر دیتا ہے۔ اور اگر کسی نے مجھے دیکھنا ہو تو میرے ایک سچے پیرو سے اور اسکے قلب کے شفاف آئینہ سے بیشک مجھے مشاہدہ کرے ؛

تو اس آخری نصیحت میں حضورؐ نے فرمایا کہ وہ شخص جو میری تعلیم پر چلے گا۔ یقیناً وہ ترقی کے مدارج کو طے کرتا ہوا میری پیروی میں ایک ایسا صاف دل تیار کریگا جسمیں کہ وُہ بلاشبہ میرے فوت ہو جانے کے بعد دنیا میں میرے شیدائیوں کو میرا مُنہ دکھا سکیگا ؛

میں ان گلدستہ نصائح کو دل میں لاتی ہُوئی حیرانی کے سمندر کو طے کرنے کا ہوش نہیں رکھتی کہ یہ نور اور ہدایتیں کِس سلیقہ کے ساتھ ایک اُمیؐ (فداہ ابی و اُمی) نے واقعی کوزہ میں سمندر بند کر کے رکھ دیا ہے۔ جس طرف سے بھی دیکھا یہ اُس پیارے کے دریتیم چاروں طرف سے ہر بار نئی سے نئی شعاعی لطافت پیدا کرتے ہیں ؛

واقعی سوچنے والوں کے لئے غور کا مقام ہے کہ ایک الف سے ب نہ جاننے والا چاروں طرف اکناف عالم میں طوفان فصاحت برپا کر رہا ہے ؛

اللہ تیری شان - واقعی تو درندوں کو انسان۔ جاہل کو عالم مفتوح کو فاتح یتیم کو شاہ کونین کی سٹیج پر لا کر کھڑا کرنیوالا ہے۔ وُہ کونسی رُوح تھی۔ وُہ کونسا جوش تھا۔ وُہ کونسی طاقت تھی کہ جسے لیکر شہنشاہِ توحید اطرافِ عالم میں ببانگ دہل۔ ھل من مبارز کی آواز سے للکارتا ہے۔ وُہ کس کا دبدبہ تھا کہ جس کی بدولت شیر نیستان سر تسلیم خم کرتے تھے۔ وُہ عقول انسان کو متحیر کر دینے والا پہلوان جب کلام ربّی سُناتا ہے تو بلغاء اور فصحاء جنکو اپنی زبان دانی پر ناز تھا۔ جو اپنی بڑائی کا فوٹو قصائد کو چوکٹے میں لگا کر بصد شوق رُخ کعبہ پر آویزاں کیا کرتے تھے اِس عرب کے اُمیؐ کی صدا کو سُنتے ہی دریاء خجالت میں ڈوب گئے اور ان مایۂ ناز قصائد کو پیشانئے کعبہ سے اتار پھینکا وَاقعی یہ کایا پلٹ دینے والی تبدیلی اور اس جوش توحید کو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دیکھکر خالق حقیقی بھی خاموش نہ رہا اور آپ کو بے مثل خطاب دیکر پکارتے ہوئے اعلان کردیا۔ وکان فضل اللہ علیک عظیما۔

ع یا محمد لائق صلِّ علیٰ ہیں آپ ہی

(خاکسارہ ناچیز خادم قوم اہلیہ بابو محمد فاضل صاحب فیروزپور شہر)

رپورٹ ششماہی لجنہ اماء اللہ گوجرانوالہ

ہمارا لجنہ اماء اللہ کا ماہواری اجلاس ۷ر جنوری ۱۹۳۴ء کو ہوا۔ سلیمہ خاتون صاحبہ زوجہ شیخ عبدالعزیز صاحب نے ایک مضمون بعنوان رسول کریمؐ کے احسانات عورتوں پر پڑھا۔ اسکے بعد شیخ بشیر احمد صاحب نے ایک تقریر کی کہ نبیوں کی ضرورت کیوں محسوس ہوتی ہے۔ عورتوں نے غور سے سنی۔

(۲)

بتاریخ ۵ فروری دارالسلام میں منعقد ہوا۔ پھر سردار بیگم صاحبہ نے ایک مضمون نماز کے متعلق پڑھا۔ موجودہ وقت کی بہنوں سے ماہواری چندہ لیا گیا۔

(۳)

۸ر مارچ اجلاس غریب خانہ پر منعقد ہوا۔ کافی رونق تھی۔ غیر احمدی بہنیں بھی شامل تھیں۔ سب عورتوں کے سامنے بجٹ پیش کیا گیا۔ اور رائیں پاس ہوئیں۔ بعد ازاں سب بہنوں نے دعا کی۔

یوم التبلیغ بھی اچھی طرح منایا گیا۔ بہنیں ہندووں کے گھروں اور مسلمانوں کے گھروں میں بھی گئیں اور ٹریکٹ بھی بانٹے گئے۔

(۴)

۵ر اپریل اجلاس غریب خانہ پر منعقد ہوا۔ ایک احمدی بزرگ بھائی میر الٰہی بخش صاحب نے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پرانے صحابی ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ کی مبارک زندگی سے آگاہ کیا۔ تقریر خوب اچھی طرح گھنٹہ بھر ہوئی۔ بہنوں نے غور سے سنی۔

(۵)

۶ر مئی اجلاس غریب خانہ پر منعقد ہوا۔ ایک مضمون بعنوان شان محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر پڑھا۔ مولوی غلام مصطفیٰ صاحب مولوی فاضل نے ایک پرجوش تقریر پابندی نماز اور پابندی وقت پر کی۔ اور بچوں کی تربیت کی طرف بھی بہنوں کو توجہ دلائی۔ تقریر میں فرمایا۔ کہ بچوں کی تربیت عورتوں پر ہی لازم ہے۔ اور اس لئے بہنوں کو بچوں کی تربیت کا خاص خیال رکھنا چاہیئے۔ قوم کی ترقی بھی عورتوں پر ہی منحصر ہے۔ تقریر برابر گھنٹہ بھر جاری رہی۔ بہنوں نے خوب دلچسپی سے سنی۔

کچھ دنوں سے حضرت ام المومنین صاحبہ تشریف فرما ہیں۔ ۱۹ر مئی کو حضرت ام المومنین صاحبہ کو لجنہ اماء اللہ کی طرف سے ٹی پارٹی دی گئی۔ ٹی پارٹی کا انتظام خاکسارہ کے ہی غریب خانہ پر کیا گیا۔ حضور صبح سات بجے خاکسارہ کے غریب خانہ پر تشریف لائے۔ اور سب بہنوں کو مصافحہ کا شرف بخشا۔ اور بہنیں قریباً ساری جماعت کی پہنچ گئی ہوئی تھیں۔ مصافحہ کے بعد سیدہ کی خدمت میں کچھ مٹھائی پیش کی گئی۔ بعد ازاں جلسہ شروع ہوا۔

(۶)

۳ر جون ۱۹۳۴ء غریب خانہ پر لجنہ کا ماہواری اجلاس

منعقد ہوا۔ عزیزی امۃ الرحمٰن نے مضمون بعنوان پیاری حبیب کی پیاری باتیں سُنایا۔ عزیزہ صغریٰ بیگم نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اصلاحات جو عورتوں کے متعلق فرمائی تھیں سنائیں۔ پھر اقبال بیگم صاحبہ نے حضرت عمرؓ کے حالات زندگی سُنائے۔ بعد ازاں دعاء کے ساتھ جلسہ برخاست ہوا۔

نوٹ:۔ اجلاس میں نعت و نظم خوانی اور تلاوت قرآن کریم اور چھپے ہوئے مضامین سُنانے کا جو ذکر تھا عمداً چھوڑ دیا گیا۔ کہ معمولی بات ہے (ایڈیٹر)

(خاکسارہ اہلیہ میاں محمد عبد اللہ صاحب سکرٹری لجنہ گوجرانوالہ)

روئیداد جلسہ سالانہ لجنہ اماء اللہ پشاور

یکم جولائی ۱۹۳۴ء صبح کے وقت لجنہ اماء اللہ کا سالانہ جلسہ زیر صدارت پریذیڈنٹ صاحبہ مسجد احمدیہ پشاور شہر میں منعقد ہوا۔ مستورات کی تعداد کافی تھی۔ اور غیر احمدی مستورات بھی شامل ہوئیں۔

خاکسارہ نے سال بھر کے جلسوں کی مختصر روئیداد بہنوں کو سنائی۔ اسکے بعد جنابہ قانتہ بیگم صاحبہ نے فضائل نماز بیان کئے۔ سب سے آخر جنابہ پریذیڈنٹ صاحبہ نے صداقت مسیح موعودؑ از روئے قرآن مجید بڑی وضاحت کے ساتھ تقریر کی جسکا مستورات پر بڑا اچھا اثر ہوا۔ جلسہ دُعا پر ختم ہوا۔

والسلام

(طاہرہ سیکرٹری لجنہ اماء اللہ پشاور)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

توسیع اشاعت مصباح ہر احمدی خاتون کا فرض ہے

کلاہ گوشۂ دہقاں بآسماں رسید

حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب ۲ مئی ۱۹۳۴ء کو تعلیم الاسلام مڈل سکول گھٹیالیاں کے معائنہ کے لئے ہمارے گاؤں میں تشریف لائے آپ سٹیشن بدوملہی پر ۱۲ بجے دن کے رونق افروز ہوئے آپ کے استقبال کے لئے ہمارے علاقہ کے رؤساء گھوڑیوں پر سوار ہو کر سٹیشن پر پہنچ گئے۔ پھر کیا تھا۔ ہندو عیسائی۔ سکھ۔ احمدی۔ غیر احمدی تمام لوگ کثرت سے جمع ہو گئے۔ جب حضور گاڑی سے اترے تو آپ کو پھولوں کے ہار پہنائے گئے۔ غیر مبایعین بدوملہی نے بڑے اصرار سے درخواست کی کہ حضور ہمارے مسلم ہائی سکول میں تشریف لے چلیں آپ نے اون کی درخواست قبول فرمائی اور موٹر پر سوار ہو کر اون کے سکول میں تشریف لے گئے۔ وہاں سے بدوملہی شہر میں آکر مولوی عبد الحق صاحب کے ہاں مع ہمراہیوں کے کھانا تناول فرمایا۔

پھر آپ بعد نماز ظہر گھٹیالیاں کی جانب تشریف لے چلے یہ آٹھ میل کا سفر آپ نے گھوڑی پر سوار ہو کر طے کیا۔ راستہ میں جابجا سڑک پر گروہ کے گروہ جمع ہو کر پیشوائی کے لئے کھڑے تھے۔ مگر حضور جس وقت کسی گروہ کے قریب تشریف لاتے تو گھوڑی سے اُتر کر ہر ایک کو شرف مصافحہ بخشتے پھر سوار ہو جاتے۔ یہانتک کہ جب آپ تعلیم الاسلام سکول کے پاس تشریف لائے تو اُسوقت ہر طرف میل بھر میں آدمی ہی آدمی نظر آتے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تھے۔ خدا کے برگزیدہ مسیح کا لخت جگر بڑی شان و شوکت کے ساتھ گھٹیالیاں میں داخل ہوا۔ اور ہم غریبوں کی جھونپڑی میں فروکش ہو کر اور ہمارے گھر میں بیدارانہ کھانا تناول فرما کر ہماری عزت افزائی کی۔ اور اپنے قدم مبارک کی برکت سے ہمارے گھر کی نحوستیں دور کیں۔ اسوقت میری عجیب حالت تھی۔ جب میں دیکھتی کہ ہمارا قاضی (جسے وحی ربانی میں بادشاہ فرمایا گیا ہے) جسکو خداوند کریم نے امید سے زیادہ عمر عطا فرمائی۔ اور توقع سے بڑھ کر امارت بخشی ہے ہمارے غریب خانہ میں رونق افروز ہو رہا ہے۔

خدا کا لطف و احساں ہے سراسر
کہ آیا چاند نبیوں کا مرے گھر

(راقمہ عاجزہ زینب بی بی معلمہ احمدیہ گرلز سکول گھٹیالیاں)
(ضلع سیالکوٹ)

چندہ کشمیر اور مستورات

اللہ تعالیٰ کا فضل و احسان ہے کہ احمدیہ مستورات نے میاں احمد الدین صاحب زرگر کو چندہ کشمیر کے جمع کرانے میں بہت مدد کی ہے۔ اور احمدیہ مستورات کے ذریعہ ہی چندہ کشمیر دوسری مسلمان عورتوں سے ملتا ہے۔ پس ذیل کی احمدیہ مستورات اور چندہ دینے والی خواتین کی فہرست حسب وعدہ شائع کی جاتی ہے۔ اور گاؤں اور شہروں کی احمدیہ مستورات سے یہ امید کی جاتی ہے کہ آئندہ بھی وہ میاں احمد الدین صاحب زرگر کے ساتھ چندہ کشمیر کے وصول کرانے میں خاص امداد فرمائینگی پس بہت بہت شکریہ کے ساتھ ذیل میں انکی فہرست دیجاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان تمام بہنوں کو جزائے خیر عطاء فرمائے:۔

مستورات بٹالہ۔ اہلیہ شیخ محمد افضل صاحب عہ دختر صاحبہ شیخ محمد افضل صاحب عہ

مستورات اوجلہ۔ اہلیہ صاحبہ میاں عبد الحق صاحب عہ اہلیہ صاحبہ بابو سراج الدین صاحب عہ والدہ صاحبہ عبد الحق صاحب عہ متفرق عہ

مستورات گورداسپور۔ اہلیہ صاحبہ مرزا عبد الحق صاحب عہ متفرق عہ

مستورات دھرم کوٹ۔ اہلیہ صاحبہ شیخ ظہور احمد صاحب عار متفرق معرفت مائی دولت بی بی صاحبہ ۳ سے۔

مستورات لاہور۔ اہلیہ صاحبہ قاضی محمد امیر صاحب ۶ اہلیہ صاحبہ صوفی عبد الرحیم صاحب ۶۔ اہلیہ صاحبہ ڈاکٹر نور احمد صاحب ۶ اہلیہ صاحبہ بابو عبد الحمید صاحب عہ اہلیہ صاحبہ بابو احمد اللہ صاحب عہ اہلیہ صاحبہ مستری محمد موسیٰ صاحب عہ اہلیہ صاحبہ مولوی محبوب عالم صاحب عہ
" صاحبہ بابو غلام حید صاحب عہ۔ اہلیہ صاحبہ میاں نظام الدین صاحب عہ
" " بابو عمر الدین صاحب عہ۔ " " مرزا قدرت اللہ صاحب عہ
" " مرزا عطاء اللہ " عہ۔ " " برکت علی صاحب باغبانپورہ عہ
" " میاں محمد صاحب متفرق مستورات باغبانپورہ عار
" " ڈاکٹر غلام مصطفیٰ "۔ اہلیہ صاحبہ ڈاکٹر سراج الدین صاحب عہ
" " ڈاکٹر محمد عبد الحق "۔ " " عبد الحق صاحب عہ

مستورات لاہور متفرق معہ

مستورات قصور۔ بیگم صاحبہ مرزا عزیز احمد صاحب صہ بیگم صاحبہ چوہدری محمد عبد اللہ صاحب معہ والدہ خود ۶ سے

مستورات شیخ چراغ الدین صاحب ۳ سے۔ اہلیہ صاحبہ ملک عبد الرحمن صاحب ۶۔ اہلیہ صاحبہ حاجی محمد سوداگر صاحب عہ اہلیہ صاحبہ مولوی عبد القادر صاحب عہ

مستورات فیروزپور۔ اہلیہ صاحبہ بابو عطاء اللہ صاحب ۶/
اہلیہ صاحبہ مرزا ناصر علی صاحب ۶/۔ ڈاکٹر غلام فاطمہ صاحبہ
بنت چوہدری غلام محمد صاحب بی۔ اے حصہ پرائمری سکول ۶/
اہلیہ صاحبہ میر اکبر علی صاحب عہ۔ اہلیہ صاحبہ صوبیدار ڈاکٹر ظفر حسن صاحب عہ
اہلیہ صاحبہ ڈاکٹر محمد رمضان صاحب عہ۔ متفرق مستورات فیروزپور ۳ سے
مستورات زیرہ۔ اہلیہ صاحبہ میر نثار احمد صاحب عہ۔ اہلیہ صاحبہ
بھائی محمد الدین صاحب پٹواری عہ۔ اہلیہ صاحبہ محمد جمال الدین صاحب عہ
متفرق مستورات زیرہ ۳ سے ×

مستورات موگا۔ احمدیہ مستورات جماعت احمدیہ موگا للعہ ×
مستورات لدھیانہ۔ مستورات لدھیانہ ۳ سے ۸/ ×
مستورات مالیرکوٹلہ۔ بیگم صاحبہ نواب محمد علی خان صاحب ۳ سے
دختر صاحبان نواب محمد علی خان صاحب ۶/۔ بوفاطمہ بیگم صاحبہ مرحوم
کی طرف سے نواب صاحب نے عطا کئے ۵ عہ۔ اہلیہ صاحبہ
محمد یاسین صاحب ۸/۔ دختر صاحبہ بابو سراج الدین صاحب عہ
متفرق مستورات ۳ سے ×

مستورات دہوری۔ اہلیہ صاحبہ بابو عبید اللہ صاحب عہ
دختر صاحبان بابو عبید اللہ صاحب نے ایک میزپوش عطا کیا
جس کی قیمت مبلغ ۳ سے وصول ہوئی ×
مستورات نابھہ۔ اہلیہ صاحبہ چوہدری قدرت اللہ صاحب ۶/
اہلیہ صاحبہ بھائی حبیب اللہ صاحب عہ۔ اہلیہ صاحبہ
امیر جماعت احمدیہ عہ۔ اہلیہ صاحبہ میاں سراج الدین صاحب عہ
ہمشیرہ صاحبہ میاں سراج الدین صاحب عہ۔ متفرق مستورات ۸/
مستورات پٹیالہ۔ جملہ مستورات پٹیالہ للعہ ×
مستورات پیراور۔ مستورات سیکرٹری صاحب مال ۶/
اہلیہ صاحبہ حفیظ محمد صاحب ۶/۔ اہلیہ صاحبہ عبدالرحیم صاحب مرحوم عہ

اہلیہ صاحبہ بابو محمد الٰہی صاحب عہ۔ متفرق مستورات ۸/ ×
مستورات انبالہ۔ اہلیہ صاحبہ بابو عبدالرحمن صاحب عہ
اہلیہ صاحبہ بابو محمد رفیق صاحب ۸/۔ اہلیہ صاحبہ بابو عزیز الدین صاحب عہ
" " شیخ غلام حیدر " ۶/۔ " " محمد عبداللہ " ۸/
" " شیخ محمد بشیر صاحب آزاد عہ۔ متفرق مستورات ۶ سے
مستورات انبالہ چھاؤنی۔ اہلیہ صاحبہ نظام الدین صاحب عہ
اہلیہ صاحبہ غلام مصطفےٰ صاحب عہ۔ اہلیہ صاحبہ بابو محمد اسلم صاحب عہ
متفرق مستورات عہ ×

مستورات جگادھری۔ اہلیہ صاحبہ شیخ محمد بشیر صاحب ۶/
اہلیہ صاحبہ ڈاکٹر محمد صدیق حسین صاحب عہ ×
مستورات سہارنپور۔ اہلیہ صاحبہ بابو عبدالحق صاحب ۶/
اہلیہ صاحبہ محمد فقیر اللہ صاحب ۸/۔ متفرق مستورات ۱۲/ ×
مستورات ڈیرہ دون۔ اہلیہ صاحبہ بابو محمد بشیر صاحب عہ
اہلیہ صاحبہ خواجہ غلام نبی صاحب ۸/۔ اہلیہ صاحبہ شیخ محمد امین صاحب عہ
اہلیہ صاحبہ فضل کریم صاحب عہ ×

مستورات شملہ۔ اہلیہ صاحبہ بابو عبدالحمید صاحب ۵ عہ
معرفت اہلیہ صاحبہ بابو عبدالحمید صاحب منجانب مستورات
شملہ للعہ۔ اہلیہ صاحبہ شیخ عبدالحکیم صاحب ۳ سے ۸/۔ اہلیہ صاحبہ حافظ عبدالسلام صاحب ۶/
اہلیہ صاحبہ میاں عبدالرحمن صاحب ۶/۔ اہلیہ صاحبہ بابو کریم بخش صاحب ۶/
" " مرزا احمد حسین " عہ۔ " " چوہدری شیخ احمد " عہ
" " چوہدری عبدالغفور " عہ۔ " " شیخ غلام علی " عہ
" " شیخ نصیر الحق صاحب عہ۔ " " ملک لیاقت خان صاحب ۶/
متفرق ۳ سے۔ خادمان سر سکندر حیات خان صاحب عہ

(خاکسار برکت علی خان صاحب فنانشل سیکرٹری کشمیر ریلیف فنڈ قادیان)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فہرست بقایاداران اخبار مصباح

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ذیل میں ان اسماء کی فہرست شائع کیجاتی ہے۔ جنکی طرف سے تاحال چندہ وصول نہیں ہُوا۔ امید کیجاتی ہے کہ ہر مصباحی بہن اپنے اپنے نام کو دیکھکر رقم مطلوبہ بذریعہ منی آرڈر بھجدیگی۔ ورنہ ایک ماہ انتظار کر کے وی پی کئے جائیں گے۔ جو وصول کرنے ہوں گے۔ فہرست سے ظاہر ہے کہ بعض کے نام دو دو سال کا چندہ ہے۔ ہم اب تک باقاعدہ اور مقررہ تاریخ پر اخبار بھیج رہے ہیں ⁛ (مینجر)

نمبر رجسٹری	نام	چندہ کب ختم ہوا	نمبر رجسٹری	نام	چندہ کب ختم ہوا	نمبر رجسٹری	نام	چندہ کب ختم ہوا
۱	غلام حسین صاحب	دسمبر ۱۹۳۲ء	۸۷	محمد عبداللہ صاحب	دسمبر ۱۹۳۳ء	۲۲۵	اہلیہ فتح محمد صاحب	دسمبر ۱۹۳۲ء
۶	دختر چوہدری فقیر محمد صاحب	مارچ ۱۹۳۴ء	۱۰۷	عائشہ بانو صاحبہ	دسمبر ۱۹۳۳ء	۲۳۸	اہلیہ وزارت حسین صاحب	دسمبر ۱۹۳۳ء
۲۸	اہلیہ قاضی محمد شریف صاحب	دسمبر ۱۹۳۳ء	۱۱۲	مسز ڈاکٹر فضل الدین صاحب	دسمبر ۱۹۳۳ء	۲۵۱	اہلیہ پیر بہاول شاہ صاحب	جون ۱۹۳۲ء
۲۹	دختر ڈاکٹر فتح الدین صاحب	دسمبر ۱۹۳۲ء	۱۱۷	اہلیہ سردار کرم داد خان صاحب	دسمبر ۱۹۳۲ء	۲۵۹	ڈاکٹر محمد بشیر صاحب	دسمبر ۱۹۳۳ء
۳۴	ملک محمد احمد صاحب	دسمبر ۱۹۳۲ء	۱۱۹	اہلیہ ڈاکٹر محمد صدیق صاحب	دسمبر ۱۹۳۳ء	۲۶۵	شیخ حمید احمد صاحب	دسمبر ۱۹۳۲ء
۳۷	زینب بی بی صاحبہ	دسمبر ۱۹۳۲ء	۱۲۳	امۃ الرشید صاحبہ	دسمبر ۱۹۳۲ء	۲۶۹	اہلیہ مرزا اعظم بیگ صاحب	جون ۱۹۳۴ء
۳۸	بیگم صاحبہ قاضی محمد اسلم صاحب	دسمبر ۱۹۳۳ء	۱۳۹	چوہدری غلام احمد صاحب	دسمبر ۱۹۳۳ء	۲۷۷	شیخ احمد الدین صاحب	دسمبر ۱۹۳۲ء
۴۱	بخانہ شیخ عبد الغنی صاحب	دسمبر ۱۹۳۱ء	۱۴۳	منشی محمد اسمٰعیل صاحب	دسمبر ۱۹۳۲ء	۲۸۲	سید کریم بخش صاحب	دسمبر ۱۹۳۳ء
۴۵	سکریٹری لجنہ اماء اللہ نوشہرہ	مئی ۱۹۳۴ء	۱۵۰	ڈاکٹر محبوب عالم صاحب	دسمبر ۱۹۳۳ء	۲۸۸	محمد دلاور خان صاحب	دسمبر ۱۹۳۳ء
۴۶	سلطان عالم صاحب	دسمبر ۱۹۳۴ء	۱۵۹	محمد عبداللہ صاحب	دسمبر ۱۹۳۳ء	۲۹۳	محمد اکبر صاحب	دسمبر ۱۹۳۳ء
۵۱	اہلیہ مرزا غلام سرور صاحب	دسمبر ۱۹۳۳ء	۱۶۱	ملک سلطان علی صاحب	دسمبر ۱۹۳۲ء	۲۹۵	اہلیہ اکبر حسین صاحب	دسمبر ۱۹۳۳ء
۵۹	اہلیہ بابو محمد عمر صاحب	دسمبر ۱۹۳۳ء	۱۶۳	ایف بی بنت خانبہادر محمد علی خان صاحب نفنا	دسمبر ۱۹۳۳ء	۲۹۶	والدہ ضیاء الدین صاحب	دسمبر ۱۹۳۳ء
۶۱	ڈاکٹر منظور احمد صاحب	دسمبر ۱۹۳۲ء	۱۸۹	اہلیہ بابو احمد اللہ صاحب	دسمبر ۱۹۳۳ء	۲۹۸	اہلیہ بابو فضل دین صاحب	دسمبر ۱۹۳۳ء
۶۳	شیخ عبد الحمید صاحب	دسمبر ۱۹۳۱ء	۲۰۳	امۃ القیوم مبارکہ بیگم صاحبہ	دسمبر ۱۹۳۳ء	۳۰۱	اہلیہ قاضی محمد یوسف صاحب	دسمبر ۱۹۳۳ء
۶۵	اہلیہ میاں عطاء اللہ صاحب	مئی ۱۹۳۳ء	۲۱۲	رشیدہ بیگم صاحبہ	دسمبر ۱۹	۳۰۲	اہلیہ چوہدری محمد لطیف صاحب	دسمبر ۱۹۳۳ء
۸۰	محمد کریم صاحب	دسمبر ۱۹۳۳ء	۲۳۱	ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب	دسمبر ۱۹۳۱ء	۳۰۴	مسلم ہیڈ مسٹرس صاحبہ	دسمبر ۱۹۳۳ء
۸۴	بخانہ محمد افضل خان صاحب	دسمبر ۱۹۳۱ء	۲۳۴	بخانہ ماسٹر شیر عالم صاحب	دسمبر ۱۹۳۳ء	۳۱۲	قریشی محمد عثمان صاحب	دسمبر ۱۹۳۱ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نمبر خریداری	نام	ختم چندہ	نمبر خریداری	نام	ختم چندہ	نمبر خریداری	نام 57	ختم چندہ
۳۲۴	محترمہ عائشہ بیگم صاحبہ	دسمبر ۱۹۳۲ء	۴۷۰	عبدالرحمٰن صاحب	فروری ۱۹۳۳ء	۶۵۰	امۃ اللہ بیگم صاحبہ	دسمبر ۱۹۳۳ء
۳۲۶	محترمہ خدیجہ بیگم صاحبہ	دسمبر ۱۹۳۴ء	۴۸۲	اہلیہ مہتاب الدین صاحب	فروری ۱۹۳۴ء	۶۷۶	ڈاکٹر محمد جلال الدین صاحب	اکتوبر ۱۹۳۳ء
۳۲۷	محترمہ سردار بیگم صاحبہ	دسمبر ۱۹۳۲ء	۴۹۶	شیخ محمد حسین صاحب	مارچ ۱۹۳۴ء	۶۹۰	شیخ عبداللہ غلام محمد صاحب	دسمبر ۱۹۳۳ء
۳۳۳	مولوی شرافت حسین صاحب	دسمبر ۱۹۳۳ء	۴۹۷	بابو محمد اسماعیل صاحب	فروری ۱۹۳۴ء	۷۰۰	میاں احمد الدین صاحب	دسمبر ۱۹۳۲ء
۳۳۶	شیخ فضل الرحمٰن صاحب	دسمبر ۱۹۳۳ء	۵۳۵	محمد اقبال صاحب	اپریل ۱۹۳۴ء	۷۰۹	عزیزہ سلمہ بنت بشیر احمد صاحب	دسمبر ۱۹۳۳ء
۳۳۸	اہلیہ خورد میر مرید احمد صاحب	دسمبر ۱۹۳۳ء	۵۳۶	جناب عزیز اللہ شاہ صاحب	فروری ۱۹۳۴ء	۷۳۰	بخانہ حاجی محمد اسماعیل صاحب	دسمبر ۱۹۳۲ء
۳۴۴	اہلیہ ماسٹر محمد حسن صاحب	جون ۱۹۳۴ء	۵۵۰	اہلیہ بابو مختار نبی صاحب	اپریل ۱۹۳۴ء	۷۳۱	قمرالدین صاحب	دسمبر ۱۹۳۳ء
۳۴۷	خانصاحب نعمت اللہ خانصاحب	دسمبر ۱۹۳۳ء	۵۵۱	سیدہ بنت بابو اکبر علی صاحب	اپریل ۱۹۳۴ء	۷۴۰	شاہجہان بی بی صاحبہ	دسمبر ۱۹۳۳ء
۳۴۸	محترمہ طاہرہ خاتون صاحبہ	دسمبر ۱۹۳۳ء	۵۵۳	شیخ محمد علی صاحب	اکتوبر ۱۹۳۳ء	۷۵۰	چوہدری امیر علی صاحب	دسمبر ۱۹۳۳ء
۳۵۰	احمد حسین ولد بابو محمد حسین صاحب	دسمبر ۱۹۳۳ء	۵۵۵	اہلیہ سید مقصود علیشاہ صاحب	مارچ ۱۹۳۴ء	۷۶۹	محترمہ امۃ الرحمٰن صاحبہ	دسمبر ۱۹۳۲ء
۳۵۲	نور اللہ صاحب	دسمبر ۱۹۳۳ء	۵۶۴	ایس عبدالغفور صاحب	جون ۱۹۳۴ء	۷۷۴	افتخار اختر صاحبہ	مارچ ۱۹۳۳ء
۳۷۸	عبدالرشید خانصاحب	دسمبر ۱۹۳۴ء	۵۷۱	کشفی شاہ سید محمد اشرف صاحب	جون ۱۹۳۳ء	۷۷۶	محمودہ صاحبہ معرفت محمد عبداللہ صاحب	دسمبر ۱۹۳۲ء
۳۸۱	عبدالرحیم صاحب	دسمبر ۱۹۳۲ء	۵۷۳	اہلیہ چوہدری محمد شریف صاحب	جون ۱۹۳۴ء	۷۸۵	اہلیہ قاضی محمد رشید صاحب	مارچ ۱۹۳۴ء
۳۸۳	والدہ صاحبہ عبدالحی صاحب	مئی ۱۹۳۲ء	۵۷۶	اے ڈی پال ٹیلر	جون ۱۹۳۳ء	۷۸۶	دختر سید محمد اصغر صاحب	فروری ۱۹۳۴ء
۳۸۶	اہلیہ صاحبہ نذر حسین صاحب بلوچ	جنوری ۱۹۳۳ء	۵۷۷	محمد الدین صاحب	جون ۱۹۳۴ء	۷۸۹	اہلیہ صاحبہ سید پیر محمد زمان شاہ صاحب	اپریل ۱۹۳۳ء
۳۹۶	ہمشیرہ صاحبہ مرزا اسلام اللہ صاحب	فروری ۱۹۳۴ء	۵۸۵	حرم اول جناب قاضی محمد صاحب	جون ۱۹۳۳ء	۸۱۴	بخانہ خواجہ غلام نبی صاحب	اپریل ۱۹۳۴ء
۳۹۹	چوہدری غلام حسین صاحب	فروری ۱۹۳۲ء	۵۹۰	راجہ محمد سمیع اللہ صاحب	جون ۱۹۳۴ء	۸۱۶	محترمہ صالح بیگم صاحبہ	اپریل ۱۹۳۴ء
۴۰۸	نصیباں بیگم صاحبہ	فروری ۱۹۳۳ء	۵۹۲	خلیفہ نورالدین صاحب	جون ۱۹۳۲ء	۸۱۸	اہلیہ صاحبہ ڈپٹی مصاحب خانصاحب	اکتوبر ۱۹۳۳ء
۴۱۹	صدرالدین صاحب	فروری ۱۹۳۳ء	۵۹۳	اہلیہ مولوی محمد یوسف صاحب	مارچ ۱۹۳۴ء	۸۳۲	رشیدہ بیگم صاحبہ بنت چوہدری محمد حسین صاحب	دسمبر ۱۹۳۲ء
۴۲۰	سید محمد حسین صاحب	جنوری ۱۹۳۳ء	۵۹۴	والدہ سردار امیر محمد صاحب	جون ۱۹۳۳ء	۸۳۵	سیٹھ ابراہیم یوسف صاحب	دسمبر ۱۹۳۳ء
۴۲۱	اہلیہ چوہدری مبارک احمد صاحب	فروری ۱۹۳۴ء	۵۹۹	فاطمہ بیگم صاحبہ	مئی ۱۹۳۴ء	۸۴۶	بخانہ مستری محمد شفیع صاحب	جولائی ۱۹۳۳ء
۴۴۵	بخانہ ڈاکٹر اقبال علی صاحب غنی	فروری ۱۹۳۴ء	۶۳۳	مستری فیض احمد صاحب	ستمبر ۱۹۳۲ء	۸۵۱	اہلیہ چوہدری اکبر علی صاحب	جولائی ۱۹۳۳ء
۴۵۴	اہلیہ محمد محمود خان صاحب	دسمبر ۱۹۳۲ء	۶۳۷	ڈاکٹر عطاء اللہ صاحب	ستمبر ۱۹۳۳ء	۸۵۴	پروفیسر محمد صاحب	جولائی ۱۹۳۳ء
۴۵۸	شیخ غلام نبی صاحب	فروری ۱۹۳۴ء	۶۴۹	اہلیہ مرزا ابوسعید صاحب	اکتوبر ۱۹۳۳ء	۸۶۵	بخانہ ڈاکٹر یعقوب خانصاحب	ستمبر ۱۹۳۲ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نمبر رجسٹری	نام	تاریخ ختم شدہ معیاد	نمبر رجسٹری	نام	تاریخ ختم شدہ معیاد	نمبر رجسٹری	نام	تاریخ ختم شدہ معیاد
۸۶۶	امۃ اللہ بیگم صاحبہ	ستمبر ۱۹۳۲ء	۱۰۳۶	بردکان گلاب الدین صاحب	دسمبر ۱۹۳۱ء	۱۱۳۹	اہلیہ رحمت اللہ صاحب	دسمبر ۱۹۳۱ء
۸۹۳	اہلیہ مستری محمد حسین صاحب	دسمبر ۱۹۳۲ء	۱۰۴۵	اہلیہ مرزا عبدالکریم صاحب	جنوری ۱۹۳۴ء	۱۱۴۵	محمد رمضان صاحب	دسمبر ۱۹۳۳ء
۸۹۷	محترمہ نواب بیگم صاحبہ	دسمبر ۱۹۳۲ء	۱۰۵۲	اہلیہ مولوی محمد علی صاحب	فروری ۱۹۳۳ء	۱۱۴۶	بجانہ ڈاکٹر نواب علی صاحب	دسمبر ۱۹۳۳ء
۹۲۴	اہلیہ میرزا محمد مسعود خاں صاحب	فروری ۱۹۳۳ء	۱۰۵۹	اہلیہ محمد بشیر الدین صاحب	مارچ ۱۹۳۴ء	۱۱۴۷	شیخ عظیم اللہ صاحب	دسمبر ۱۹۳۱ء
۹۲۵	بجانہ عبدالخالق صاحب	فروری ۱۹۳۴ء	۱۰۶۴	آمنہ بیگم صاحبہ	مارچ ۱۹۳۳ء	۱۱۴۸	نجم النساء صاحبہ	دسمبر ۱۹۳۱ء
۹۳۰	والدہ محمد عزیز الرحمن صاحب	فروری ۱۹۳۴ء	۱۰۶۶	زکیہ بیگم صاحبہ	اپریل ۱۹۳۳ء	۱۱۴۹	مسز عبدالقدیر صاحب	دسمبر ۱۹۳۳ء
۹۴۱	سارہ بیگم صاحبہ	اپریل ۱۹۳۲ء	۱۰۷۱	شیخ محمد سعید صاحب	جون ۱۹۳۲ء	۱۱۵۱	عبدالحفیظ صاحب	جنوری ۱۹۳۴ء
۹۴۷	ناصرہ بیگم بنت شیخ رحمت اللہ صاحب	اپریل ۱۹۳۴ء	۱۰۷۵	استانی منیر بیگم صاحبہ	جنوری ۱۹۳۴ء	۱۱۵۴	فیروز الدین صاحب	جنوری ۱۹۳۲ء
۹۴۸	امینہ بیگم صاحبہ	مارچ ۱۹۳۴ء	۱۰۸۴	مسز فضل الرحمن صاحب	مئی ۱۹۳۳ء	۱۱۵۵	اہلیہ ماسٹر علی محمد صاحب	جون ۱۹۳۲ء
۹۶۰	اہلیہ عبداللہ خاں صاحب	مئی ۱۹۳۲ء	۱۰۸۵	اہلیہ بابو محمد امین صاحب	دسمبر ۱۹۳۲ء	۱۱۵۶	سی کے عبدالرزاق صاحب	فروری ۱۹۳۳ء
۹۶۱	عزیزہ بیگم صاحبہ	فروری ۱۹۳۳ء	۱۰۸۷	مسز بشگو	مئی ۱۹۳۲ء	۱۱۵۷	نور جہاں بیگم صاحبہ	مارچ ۱۹۳۲ء
۹۶۸	اہلیہ جمعدار مظفر احمد صاحب	جولائی ۱۹۳۲ء	۱۰۹۵	اہلیہ مرزا دلاور علی بیگ صاحب	جون ۱۹۳۳ء	۱۱۵۸	مسز ایم آئی ملک	فروری ۱۹۳۳ء
۹۶۹	ملک ستار محمد صاحب	جولائی ۱۹۳۲ء	۱۰۹۷	حمیدہ بیگم صاحبہ	دسمبر ۱۹۳۱ء	۱۱۶۰	محمودہ صاحبہ	مارچ ۱۹۳۴ء
۹۹۱	شیر محمد خاں صاحب	نومبر ۱۹۳۳ء	۱۰۹۸	امام الدین صاحب	اگست ۱۹۳۳ء	۱۱۶۳	گلاب بی بی صاحبہ	مارچ ۱۹۳۲ء
۹۹۲	اہلیہ مرزا عنایت بیگ صاحب	اکتوبر ۱۹۳۳ء	۱۱۰۵	زینب بی بی صاحبہ	ستمبر ۱۹۳۲ء	۱۱۶۵	ایم ظفر مند صاحب	دسمبر ۱۹۳۳ء
۹۹۷	محمد حفیظ صاحب	دسمبر ۱۹۳۳ء	۱۱۰۶	اہلیہ میر ہاشم علی صاحب	اگست ۱۹۳۲ء	۱۱۶۷	میاں حسن محمد صاحب	مارچ ۱۹۳۲ء
۹۹۸	اہلیہ فضل کریم صاحب	دسمبر ۱۹۳۱ء	۱۱۲۱	آغا محمد محفوظ خان صاحب	ستمبر ۱۹۳۱ء	۱۱۷۱	ہاجرہ بی بی صاحبہ	اپریل ۱۹۳۲ء
۱۰۰۰	حفیظہ بیگم صاحبہ	دسمبر ۱۹۳۲ء	۱۱۲۳	ستارہ بیگم صاحبہ	مئی ۱۹۳۴ء	۱۱۷۳	حافظ عبدالعلی صاحب	مئی ۱۹۳۴ء
۱۰۱۱	ناصرہ بیگم صاحبہ	دسمبر ۱۹۳۱ء	۱۱۲۴	مسز ایم ایچ جیسوال	نومبر ۱۹۳۲ء	۱۱۷۸	بابو محمد اسلم صاحب	نومبر ۱۹۳۱ء
۱۰۱۲	عنایت مریم صاحبہ	دسمبر ۱۹۳۲ء	۱۱۲۶	الفت بیگم صاحبہ	فروری ۱۹۳۳ء	۱۱۷۹	سلمہ بیگم صاحبہ	مئی ۱۹۳۴ء
۱۰۱۸	بشریٰ بیگم صاحبہ	جولائی ۱۹۳۲ء	۱۱۲۷	مختار احمد صاحب	اکتوبر ۱۹۳۳ء	۱۱۸۰	آفتاب احمد صاحب	مئی ۱۹۳۳ء
۱۰۱۹	نوجہاں رضیہ بیگم صاحبہ	دسمبر ۱۹۳۳ء	۱۱۳۲	نذیر احمد صاحب	دسمبر ۱۹۳۳ء	۱۱۸۲	رضیہ بیگم صاحبہ	جون ۱۹۳۳ء
۱۰۲۳	کلثوم اختر	دسمبر ۱۹۳۱ء	۱۱۳۵	اہلیہ عبدالرحیم صاحب	دسمبر ۱۹۳۲ء	۱۱۸۴	اہلیہ چوہدری محمد شفیع صاحب	جون ۱۹۳۲ء
۱۰۲۴	اے ایچ احمدی	دسمبر ۱۹۳۲ء	۱۱۳۷	ڈاکٹر افضل الدین صاحب	دسمبر ۱۹۳۳ء	۱۱۸۵	اہلیہ سید ناصر شاہ صاحب	دسمبر ۱۹۳۳ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نمبر خریداری	نام	تاریخ ختم چندہ	نمبر خریداری	نام	تاریخ ختم چندہ	نمبر خریداری	نام	تاریخ ختم چندہ
۱۱۸۶	اہلیہ حاجی نواب خانصاحب	جولائی ۱۹۳۲ء	۱۲۵۲	حافظ احمد الدین صاحب	اپریل ۱۹۳۳ء	۱۳۱۸	بیگم صاحبہ محمد شفیع صاحب	مارچ ۱۹۳۳ء
۱۱۸۸	بلقیس بیگم صاحبہ	جولائی ۱۹۳۲ء	۱۲۵۵	سلمہ خاتون صاحبہ	دسمبر ۱۹۳۲ء	۱۳۲۰	غلام محمد صاحب کشمیری	ستمبر ۱۹۳۳ء
۱۱۸۹	اہلیہ چوہدری محمد عبداللہ صاحب	اگست ۱۹۳۲ء	۱۲۵۶	مولوی مختار احمد صاحب	مئی ۱۹۳۴ء	۱۳۲۳	ڈاکٹر شیخ سرور علی صاحب	فروری ۱۹۳۴ء
۱۱۹۰	،، عبدالجبار خان صاحب	جولائی ۱۹۳۲ء	۱۲۵۷	چوہدری مقصود علی صاحب	مئی ۱۹۳۴ء	۱۳۲۷	اہلیہ صاحبہ ڈاکٹر غلام مصطفیٰ صاحب	جنوری ۱۹۳۴ء
۱۱۹۲	،، عبداللہ خانصاحب	جولائی ۱۹۳۳ء	۱۲۵۹	احمدیہ فرنیچر ہاؤس	مئی ۱۹۳۳ء	۱۳۲۸	شیخ غلام محی الدین صاحب	مارچ ۱۹۳۳ء
۱۱۹۴	بابو فضل الحق صاحب	اگست ۱۹۳۳ء	۱۲۶۰	مستری کریم بخش صاحب	مئی ۱۹۳۳ء	۱۳۲۹	عبدالقیوم صاحب	ستمبر ۱۹۳۳ء
۱۱۹۹	شیخ نذیر احمد صاحب	ستمبر ۱۹۳۳ء	۱۲۶۱	بابو خادم حسین صاحب	مئی ۱۹۳۴ء	۱۳۳۰	چوہدری محمد حنیف صاحب	ستمبر ۱۹۳۳ء
۱۲۰۲	اندرون خانہ محمد اشرف صاحب	ستمبر ۱۹۳۳ء	۱۲۶۲	زبیدہ خاتون صاحبہ	مئی ۱۹۳۳ء	۱۳۳۱	مسز اشتیاق علی صاحب	مارچ ۱۹۳۴ء
۱۲۰۳	مسز حاجی کمال الدین صاحب	ستمبر ۱۹۳۲ء	۱۲۶۵	کنیز معرفت ایم۔ اے صمد	جون ۱۹۳۳ء	۱۳۳۲	اہلیہ بابو عبدالغنی صاحب	اپریل ۱۹۳۴ء
۱۲۰۴	سارہ بیگم صاحبہ	اگست ۱۹۳۳ء	۱۲۶۷	بابو بشیر احمد خان صاحب	جون ۱۹۳۳ء	۱۳۳۵	حفیظہ بیگم صاحبہ	اپریل ۱۹۳۳ء
۱۲۰۵	سکینہ بیگم صاحبہ	اپریل ۱۹۳۴ء	۱۲۷۳	ڈاکٹر عطاء محمد صاحب	جون ۱۹۳۳ء	۱۳۳۶	اہلیہ سید رحمت علی شاہ صاحب	اپریل ۱۹۳۳ء
۱۲۰۹	والدہ لعل محمد خانصاحب	نومبر ۱۹۳۲ء	۱۲۷۴	نذیر احمد صاحب	جنوری ۱۹۳۴ء	۱۳۳۷	سعیدہ بیگم صاحبہ	مئی ۱۹۳۳ء
۱۲۱۰	والدہ معین الحق صاحب	نومبر ۱۹۳۲ء	۱۲۷۹	صوفی عبدالحکیم صاحب	اگست ۱۹۳۳ء	۱۳۳۹	غلام محمد خان صاحب	اپریل ۱۹۳۳ء
۱۲۱۱	اہلیہ چوہدری اللہ بخش صاحب	دسمبر ۱۹۳۳ء	۱۲۸۱	شفیق الدین صاحب	ستمبر ۱۹۳۳ء	۱۳۴۱	مسز عبدالحمید صاحب	اپریل ۱۹۳۴ء
۱۲۱۳	جہان خانصاحب نمبردار	جولائی ۱۹۳۲ء	۱۲۸۲	اہلیہ شیخ عبدالجبار صاحب	اگست ۱۹۳۳ء	۱۳۴۵	اہلیہ منشی حبیب اللہ صاحب	جون ۱۹۳۴ء
۱۲۱۴	محمد مختار خان صاحب	نومبر ۱۹۳۳ء	۱۲۸۴	مسز ملک رحیم الدین صاحب	ستمبر ۱۹۳۳ء	۱۳۴۶	اصغری بیگم صاحبہ	دسمبر ۱۹۳۳ء
۱۲۱۶	غلام فاطمہ صاحبہ	جون ۱۹۳۲ء	۱۲۸۶	جے۔ اے بیگم صاحبہ	ستمبر ۱۹۳۳ء	۱۳۴۷	عمدہ خاتون صاحبہ	جون ۱۹۳۴ء
۱۲۱۷	اہلیہ مستری محمد ظہور صاحب	دسمبر ۱۹۳۳ء	۱۲۹۰	چوہدری عنایت علی خان صاحب	اکتوبر ۱۹۳۳ء	۱۳۴۸	ڈاکٹر عبدالحمید صاحب	جون ۱۹۳۴ء
۱۲۲۱	،، مولوی تاج الدین صاحب	دسمبر ۱۹۳۳ء	۱۲۹۱	محمد سرافراز صاحب	اکتوبر ۱۹۳۳ء	۱۳۴۹	فاطمہ بیگم صاحبہ	جون ۱۹۳۴ء
۱۲۲۹	منشی محمد ابراہیم صاحب	فروری ۱۹۳۳ء	۱۲۹۳	امۃ القیوم صاحبہ	اپریل ۱۹۳۳ء	۱۳۵۰	سکینہ بیگم صاحبہ	جون ۱۹۳۴ء
۱۲۳۰	محمد علی صاحب	جنوری ۱۹۳۳ء	۱۲۹۴	ابن حاجی محمد صاحب	اکتوبر ۱۹۳۳ء	۱۳۵۱	عبدالشکور صاحب	جون ۱۹۳۴ء
۱۲۳۱	اہلیہ ملک غلام حسین صاحب	جولائی ۱۹۳۲ء	۱۲۹۵	عبدالقدوس خانصاحب	نومبر ۱۹۳۳ء	۱۳۵۳	ایم۔ اے خان صاحب	دسمبر ۱۹۳۳ء
۱۲۳۲	ملک عزیز احمد صاحب	فروری ۱۹۳۳ء	۱۲۹۹	چوہدری محمد ابراہیم صاحب	دسمبر ۱۹۳۳ء	۱۳۵۴	چوہدری ناظر حسین صاحب	جنوری ۱۹۳۴ء
۱۲۳۴	اقبال خانم صاحبہ	جنوری ۱۹۳۳ء	۱۳۰۰	سکرٹری لائبریری چنیوٹ	دسمبر ۱۹۳۳ء	۱۳۶۴	چوہدری غلام حیدر صاحب	فروری ۱۹۳۴ء
۱۲۳۵	محمد ابو الحمید صاحب	فروری ۱۹۳۴ء	۱۳۰۱	قاضی شاد بخت صاحب	دسمبر ۱۹۳۳ء	۱۳۷۷	زبیدہ خاتون صاحبہ	مارچ ۱۹۳۴ء
۱۲۳۷	سید بشیر احمد صاحب	فروری ۱۹۳۴ء	۱۳۰۵	مسعودہ بیگم صاحبہ	مئی ۱۹۳۴ء	۱۳۹۱	اہلیہ عبدالرحمٰن صاحب	مئی ۱۹۳۴ء
۱۲۴۳	مرزا محمد یوسف صاحب	دسمبر ۱۹۳۲ء	۱۳۰۶	ملک عبدالرشید صاحب	دسمبر ۱۹۳۴ء	۱۳۹۲	اہلیہ مسعود الرحمن صاحب	مئی ۱۹۳۴ء
۱۲۴۵	بنام چوہدری محمد یار صاحب مولوی فاضل	اپریل ۱۹۳۳ء	۱۳۰۸	اہلیہ مولوی ظہور حسین صاحب مبلغ	جولائی ۱۹۳۳ء	۱۳۹۹	نتھو خاں صاحب	دسمبر ۱۹۳۳ء
۱۲۴۷	بنام سید گلزار احمد صاحب	اپریل ۱۹۳۲ء	۱۳۰۹	س ب صاحبہ بنت چوہدری فضل دین	دسمبر ۱۹۳۲ء	۱۴۰۷	مولانا مولوی محمد اسمٰعیل صاحب مولوی فاضل	مارچ ۱۹۳۴ء
۱۲۴۸	اہلیہ شیخ محمد مبارک اسماعیل صاحب	مارچ ۱۹۳۴ء	۱۳۱۲	ڈاکٹر ملک محمد رمضان صاحب	جون ۱۹۳۳ء	۱۴۰۸	عزیزہ بیگم صاحبہ	مارچ ۱۹۳۴ء
۱۲۵۰	،، سید ظہور احمد شاہ صاحب	مارچ ۱۹۳۴ء	۱۳۱۵	ماسٹر بشیر احمد صاحب	فروری ۱۹۳۴ء	۱۴۰۹	رحمت بی بی اہلیہ مرزا فضل الٰہی صاحب	مارچ ۱۹۳۴ء
۱۲۵۱	نورجہاں بیگم صاحبہ	اپریل ۱۹۳۳ء	۱۳۱۶	مولوی غلام رسول صاحب	مارچ ۱۹۳۴ء	۱۴۱۸	اہلیہ محمد سردار خاں صاحب	مئی ۱۹۳۴ء

ولادت اللہ تعالیٰ کے فضل سے امۃ الحی صاحبہ اہلیہ مرزا محمد حسین احمدی کلرک راولپنڈی آرسنل کے ہاں مورخہ ۲۶-۷-۳۴ کو لڑکی پیدا ہوئی ہے جسکا نام اشرف النساء رکھا گیا ہے۔ والدہ اور مولود کی صحت کاملہ کیلئے دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ مولود کی عمر دراز کرے اور اُسے ...

...م ۳۰ اپریل ۳۴ء ... سے منظور فرمائے۔

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۰۶۰

(اخبار مصباح ۔ قادیان ۔ دارالامان ۔ ضلع گورداسپور پنجاب)

مرسلہ
(صغریٰ بیگم از نئی دہلی)

بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام سٹیم پریس قادیان میں چھاپ کر مالکان کے لئے قادیان سے شائع کیا